تذکرہ محدث نور پوری رحمۃ اللہ علیہ

ابوالانعام حکیم محمد صفدر عثمانی تلمیذ محدث نور پوری

وہ اکیلا ہی انجمن تھا
اب انجمن بھی بے قرار ہے

26 فروری 2012ء بروز اتوار کو نماز تہجد کے وقت موبائل کی گھنٹی بجنے لگی اس وقت 3 بجکر 42 منٹ ہوئے تھے فون اٹھایا تو مولانا طیب محمدی حفظہ اللہ تعالیٰ بولے کہ حافظ نور پوری صاحب اللہ کو پیارے ہوگئے ہیں۔زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون جاری ہوااس کے بعد مناظر اسلام حافظ عمر صدیق صاحب کا فون آیا'' تب پھر یہ سلسلہ جاری ہوگیا کہیں سے فون اور کہیں سے میسج آنا شروع ہوگئے۔

استاد محترم کی وفات کا صدمہ میرے لیے حقیقی والد کی وفات سے بڑا صدمہ ہے نماز فجر کے فوراً بعد استاد محترم کے گھر کا رخ کیا۔سرفراز کالونی پہنچا تو ہر گلی بازار سے عقیدت مند مرد وخواتین جوق در جوق حافظ صاحب کے گھر پہنچ رہے تھے بعض گلیوں کو ٹینٹ لگا کر خواتین کیلئے خاص کیا گیااور مردوں کیلئے الگ گلیوں کی نشاندہی کی جارہی تھی۔ جب استاد محترم کے مکان کی مشرق والی گلی میں پہنچا تو تقریباً چار بازاروں تک دریوں کو بچھایا گیا تھا۔کیونکہ شہر بھر کے علماء ومشائخ آبدیدہ آنکھوں سے اُمڈے آرہے تھے۔ حافظ عبدالوحید ساجد صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ جو کہ استاد محترم کے برادر نسبتی ہیں ان سے معانقہ ہوا تو آنسو بھری آنکھوں اور خاموشی کی سسکیوں میں کہنے لگے آج ہم یتیم ہوگئے (دینی اعتبار سے) اتنا کہنا تھا کہ میری بھی بے آواز سسکی بندھ گئی خود مغموم ہونے کے باوجود فوراً کہنے لگے (الصبر عند صدمة الاولیٰ) کہ صدمہ کے ابتدائی موقع پر صبر کرنے کا ارشاد نبوی ﷺ ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ شاگردوں کو بہت بڑا صدمہ پہنچا مگر حقیقی اولاد جیسا کسی اور کو نہیں ہوسکتا۔باپ باپ ہی ہوتا ہے......

شاگرد پریشان ہیں کہ ایسے مشفق اور مہربان استاد کہاں ؟ جن کے والد محترم تھے ان پر کیا گزرتی ہوگی۔باپ کی میت دیکھ کر اولاد کی جو صورت حال ہوتی ہے اس کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔لیکن ہم

نے دیکھا کہ استاد محترم کا جسد خاکی گھر میں ہے مگر کسی عورت کے رونے کی آواز باہر نہیں سنائی دی۔

حافظ عبدالرحمٰن ثانی اور حافظ عبداللہ جو کہ استاد محترم کے بیٹے ہیں بڑے صبر و تحمل سے ملے' دل اور آنکھیں تو سب کی پرنم تھیں لیکن غیر شرعی اور ناجائز طریقہ نہیں دیکھا' یہ استاد محترم کے دینی ماحول کا اثر ہے ہم مزید دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کے اہل خانہ کو اس صدمہ پر صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو ان کی طرح صحیح عالم باعمل اور جانشین بنائے (آمین)

ادیب ہوں نہ سیرت نگار
فقط استاد کا ہوں وفادار

ملک اور غیر ممالک سے لکھنے والے لکھاری شیخ محترم کے شاگرد اور ہزاروں عقیدت مند بہت کچھ لکھیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ مجھے تو استاد محترم ولی کامل محدث نور پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ کا تذکرہ لکھ کر تذکرہ نگاروں میں اپنا نام لکھوانا مقصود ہے

میں اپنی سعادت اور خوش نصیبی سمجھتا ہوں کہ میں استاد محترم کے تذکرہ نگاروں میں لکھا جاؤں ورنہ میں اس قابل کہاں کہ استاد محترم کی شخصیت پر قلم اٹھاؤں' وہ عظیم اور بلند پایہ انسان تھے ان پر کوئی عظیم کالم نگار ہی قلم اٹھائے تو حق ادا ہوگا۔

مورخہ 12-05-14 کو ہمارے فاضل دوست محترم مولانا فارق الرحمٰن یزدانی حفظہ اللہ تعالیٰ مدرس جامعہ سلفیہ و مدیر ترجمان الحدیث فیصل آباد نے فون کیا کہ ترجمان الحدیث کیلئے حضرت نور پوریؒ صاحب پر مضمون چاہیے۔ مولانا یزدانی صاحب کے حکم پر ترجمان الحدیث کیلئے مضمون حاضر ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

ولادت ...... شیخ الحدیث حضرت الحافظ عبدالمنان نور پوریؒ کی تاریخ ولادت جو استاد محترم کے قلم سے مذکور ہے وہ 1360ھ بمطابق 1941ء ہے۔

قارئین کرام! ابھی یادگار سلف حضرت مولانا معین الدین لکھوی رحمہ اللہ علیہ' شیخ الحدیث مولانا محمد اعظم رحمۃ اللہ علیہ' خطیب اسلام قاری محمد اسماعیل اسد رحمۃ اللہ تعالیٰ حافظ آبادیؒ

صدمہ نہیں بھولا تھا کہ ہمارے مشفق اور مہربان شیخ الاستاد حافظ عبدالمنان محدث نور پوریؒ بھی 26 فروری 2012ء بروز اتوار بوقت سحری پونے تین بجے شیخ زید ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔

(انا للہ وانا الیہ راجعون)

وہ ایک وقت میں بے مثال محدث، محقق، مفسر، شیخ الحدیث، شیخ الادب، عظیم فقیہہ اور مجتہد نظر آتے تھے، شیخ محترم کامیاب مناظر ہی نہیں بلکہ مناظر گر تھے۔ استاد محترم کے طرز استدلال سے ملک اور بیرون ملک کے مفتی حضرات بھی آپ سے استفادہ فرماتے۔ حضرت محدث نور پوری صاحب سے عرب، انڈیا، کویت و دیگر ممالک کے لوگ سند اجازہ لیکر فخر محسوس کرتے تھے۔

"ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء"

آپ عربی فارسی، منطق، فلسفہ، علم کلام وغیرہ پر بھی مکمل عبور رکھتے تھے۔ عربی میں آپ کے خطوط اور صحیح بخاری پر شیخ محمد محدث گوندلویؒ کے توضیحی نوٹ کی مزید توضیح اور تشریح بے مثال علمی شاہکار ہے جو کہ دیوبندی عالم اور دیوبند کے مدرس جناب انور شاہ کشمیری کا تعاقب ہے اس میں استاد محترم نے مسائل کی غلطیوں کے ساتھ ساتھ عربی عبارات کی بھی غلطیوں کی نشاندہی فرمائی ہے۔

مناظرہ میں بھی آپ کا کوئی ثانی نظر نہیں آتا آپ کے استدلال اور گرفت کو ملاحظہ کرنا ہو تو آپ کے کئی ایک مناظرے چھپ چکے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ مخالف آپ کے جواب کی ہمت نہ رکھتا، استاد محترم کی اصول حدیث اور اصول تفسیر پر بھی مستقل کتب چھپ چکی ہیں۔ کیا اچھا ہو کہ استاد محترم کی تفسیر قرآن جو انہوں نے جامعہ محمدیہ چوک نیائیں میں دروس کی صورت میں فرمائی ہے۔ شائع کر دیا جائے جیسا کہ علماء اور عوام الناس ان کے احکام و مسائل سے مستفید ہو رہے ہیں۔ قرآنی تفسیر سے بھی مستفید ہوں۔

اپنا انعام لینے دکان پہ نہیں گئے

حافظ صاحبؒ خود لکھتے ہیں شعبان 1382ھ کی بات ہے کہ مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ نے نماز فجر پڑھ کر درس قرآن کے بعد سالانہ امتحان کے نتائج کا اعلان فرمایا تو حاجی محمد یوسف صاحب بان سوتر والوں نے کہا جو طالب علم اول آیا وہ پچاس روپے انعام ہماری دکان سے جا کر حاصل کرے چند روز بعد مولانا سلفی صاحب نے پوچھا تجھے انعام مل گیا ہے؟ تو عرض کیا، جی نہیں، تو فرمانے

لگے تو ان کی دکان پر گیا نہیں؟ عرض کیا جی نہیں پھر فقیر الی اللہ الغنی دورہ تفسیر کی خاطر لاہور چوک دالگراں چلا گیا۔ جہاں حضرت محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ کے دورہ تفسیر القرآن میں شرکت کی۔ امتحان پاس کیا اور سند حاصل کی۔ جمعہ کو سبق کی چھٹی ہوتی تھی ایک جمعہ شیش محل روڈ مولانا محمد عطاء اللہ صاحب حنیف محدث بھوجیانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی غرض سے آیا ان کے مکتبہ سلفیہ میں ان کے پاس بیٹھا تھا کہ مولانا سلفی صاحب تشریف لائے آپ جمعیت اہلحدیث کے مرکزی دفتر تقویۃ الاسلام غزنویہ میں وقتاً فوقتاً آتے جاتے رہتے تھے۔ فرمانے لگے یہ لے اپنے انعام کے پچاس روپے شیخ یوسف صاحب سے میں نے وصول کر لیے تھے

کیا کوئی ایسا عالم ہے جو پوزیشن میں تو اول ہو اور انعام وصول کرنے میں کسی دوست کے ساتھ بھی نہ ہو یہ ہے منفرد مقام میرے استاد کا۔

استاد محترم اور تقویٰ

استاد محترم کے زہد اور تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ کسی مشتبہ چیز کے قریب نہ جاتے' مثلاً آپ ہومیوپیتھی کی دوائی استعمال نہ فرماتے اگر کوئی کہتا کہ شفاء کیلئے جائز ہے تو فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شراب میں شفاء نہیں کیا تمہاری مانوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی؟

عظیم بات

آج تو کسی عالم کا نام چھوٹا لکھا جائے تو مولانا جلسہ میں خطاب ہی نہیں فرماتے کہ میرا نام بڑا کیوں نہیں لکھا مگر حضرت نور پوری صاحب ایسے تکلفات کو قطعاً پسند نہ فرماتے جہاں ان کے نام کے ساتھ شیخ الحدیث یا کوئی اور لاحقہ لگایا جاتا تو استاد محترم وہاں تقریر ہی نہ فرماتے اگرچہ کسی دوسرے ضلع میں بھی گئے ہوتے اور کہتے کہ میں شیخ الحدیث نہیں ہوں جونسا عبدالمنان شیخ الحدیث ہے وہ خطاب کرے گا میں بیان نہیں کروں گا اگرچہ ایڑی چوٹی کا زور لگا لیا جاتا۔

استاد محترم وعدہ دینے سے قبل پابند کرتے کہ میرے نام کیساتھ کسی قسم کا لقب وغیرہ نہ لگایا جائے آج کے دور میں تو خطباء خود اپنے القاب لکھ کر کہتے ہیں میرے نام کے ساتھ یہ القاب ہونے چاہیں اور یہی میری شان کے لائق ہیں کیا حافظ نور پوریؒ کی اس بات عظیم پر کوئی عمل پیرا ہے؟

مکان کی تعمیر نوع اور......

محترم جناب ماسٹر خالد صاحب نے ایک واقعہ سنایا کہ ایک آدمی حافظ صاحبؒ کے گھر آیا کہ مجھے فلاں شخص نے آپ کے مکان کی تعمیر نو کیلئے اسٹیمیٹ لگانے بھیجا ہے لہٰذا آپ اپنی جگہ کا طول و عرض بتا دیں۔ حافظ صاحبؒ نے فرمایا وہ کوئی اور عبدالمنان ہوگا جو اپنا مکان بنوانا چاہتا ہے آنے والے نے کہا کہ مجھے تو آپ کی طرف بھیجا گیا ہے کیا آپ جامعہ محمدیہ کے استاد نہیں ہیں۔ حافظ صاحبؒ نے کہا جامعہ والی بات تو ٹھیک ہے مگر مکان بنوانے والا عبدالمنان میں نہیں وہ کوئی اور ہوگا' چنانچہ اسی کشمکش میں وہ واپس ہوگیا۔

دعوت' صحت اور کھانا

ایک دفعہ ایک ساتھی کے گھر دعوت تھی مختلف قسم کے کھانے پکے ہوئے تھے میں نے کہا استاد جی یہ بھی کھائیں۔ اور یہ ڈش بھی نوش فرمائیں' تو استاد صاحبؒ فرمانے لگے کھانا تو کھانا ہے صحت اور زندگی کیلئے بیمار ہونے اور مرنے کیلئے تو نہیں کھانا' زیادہ کھانا کھانے سے انسان بیمار ہو جاتا ہے' ہم نے کئی دفعہ دیکھا کہ روزہ کی افطاری کے وقت بھی بالکل معمولی اور مختصر کھانا کھاتے تھے۔

اخلاق حسنہ

استاد محترم اپنے اساتذہ سے بہت پیار اور انکا احترام کیا کرتے' میں نے دیکھا ہے کہ جب آپ چھٹی کر کے گھر تشریف لانا چاہتے تو واپسی پہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید ہزاروی صاحب کو دیکھ کر ان کے پاس جاتے اور سلام لیکر پھر گھر کی طرف روانہ ہوتے۔

جب کسی استاد کا نام لیتے تو بڑے ادب سے لیتے مثلاً شیخ الحدیث والتفسیر حافظ محمد محدث گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ' استاذی المکرم محدث محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ' شیخ الحدیث والتفسیر مولانا محمد عبداللہ صاحب محدث وخطیب گجراتی' حافظ عبداللہ صاحب محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ' اکثر اوقات حافظ صاحبؒ شیخ استاذ محدث کے الفاظ سے یاد فرمایا کرتے۔

آپ نے جس سے جو بھی فن سیکھا اس کو اپنے اساتذہ میں شمار کرتے۔

میرے ادارے کا اعزاز

استاد محترم سے ملک اور بیرون ممالک سے کثیر لوگ مشکل ترین مسائل حل کرواتے جب بھی

ایسی کتاب کا حوالہ درکار ہوتا جو آپؒ کے پاس نہ ہوتی تو میرے ادارہ کو یاد فرماتے' کیا فلاں کتاب موجود ہے میں مثبت جواب دیتا اور حاضر ہونے یا کتاب بھیجنے کا کہتا تو فرماتے کتاب بھیجنے یا لیکر آنے کی ضرورت نہیں فلاں صفحہ سے یا فلاں جلد سے فلاں عبارت پڑھ کر سنا دو۔ ایسے ہی جب کوئی شخص آپؒ کے پاس دعا بعد صلاۃ کے بارہ میں پوچھتا تو میرے ادارہ کا بتاتے کہ وہاں مولانا صفدر عثمانی صاحب ہے ان سے رابطہ کر لیں یا میرے رسالہ کے حاصل کرنے کا کہتے کہ اس مسئلہ میں مولانا صفدر عثمانی صاحب کا رسالہ ہے آپ بازار سے حاصل کر کے اس کا مطالعہ فرمالیں وہ زیادہ مفید رہے گا۔ کئی مرتبہ استاد محترم کو معلوم ہوتا کہ میری طبیعت زیادہ خراب ہے تو شیخ محترم جامعہ محمدیہ چوک اہلحدیث سے نماز فجر کے بعد درس سے فارغ ہو کر تشریف لاتے اور کئی ایک مرتبہ شیخ محمد یوسف صاحب بان سوتر والوں کو بھی ہمراہ لے آتے کہ مولانا صفدر عثمانیؒ صاحب کی طبیعت ناساز ہے ان کی بیمار پرسی کر لیں۔

سفر سندھ

بحر العلوم میر پور خاص سندھ کی سالانہ کانفرنس 2008ء میں تھی رات کو میری تقریر تھی تو صبح درس صحیح بخاری کی تقریب تھی جس میں خصوصی خطاب استاد محترم کا تھا' رات کو اٹھے تو ہم نے دیکھا ہم سے قبل استاد محترم نماز تہجد ادا فرما رہے تھے یہی وجہ ہے کہ آپؒ کے قدموں پر ہر وقت ورم رہتا اگر کوئی پوچھتا تو ٹال دیتے یہ کبھی نہیں کہا کہ رات کے قیام کی وجہ سے ہوا ہے۔

ہماری خواہش تھی کہ شیخ الاسلام سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ اور سید محب اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی لائبریریاں دیکھیں چنانچہ مدرسہ والوں نے ہمیں گاڑی دی تو ہم لائبریریوں کے وزٹ سے واپس حیدر آباد جا رہے تھے کہ راستہ میں میں نے سوال کیا کہ استاد جی بعض لوگ عورت کے چہرے کا پردہ نہیں مانتے؟ فرمانے لگے۔ کیا اس وقت عورتیں قمیصیں اور شلواریں اتار کر چلتی تھیں جن کے پہننے کا حکم ہوا تھا؟ ہم نے کہا نہیں تو فرمانے لگے جو جسم کا حصہ ننگا رہتا تھا اس کے ہی چھپانے کا نام لینا تھا اگر وہی نہیں ڈھانپنا تو پردہ کیا؟؟ استاد محترم کا انداز نہایت علمی اور سنجیدہ ہوتا کسی نے ننگے سر نماز ہو جانے یا نہ ہو جانے کا سوال کیا تو فرمانے لگے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس عورت کی نماز نہیں ہوتی جس کے سر پر کپڑا نہ ہو اگر مرد کی نہ ہوتی ہوتی تو عورت کا لفظ بولنے کی کیا ضرورت تھی۔ اس سے ثابت

ہوا کہ یہ حکم صرف عورتوں کو ہے۔

سنت نبوی ﷺ کے عامل

کسی شخص نے بغلوں کے بالوں کو اکھاڑنے اور منڈوانے میں سنت نبوی ''طریقہ نبوی'' دریافت کیا' تو فرمایا کہ نبی مکرم ﷺ بغلوں کے بال مونڈھتے نہیں تھے بلکہ اکھاڑتے تھے وہ آدمی سوچنے کے بعد کہنے لگا یہ بات کہنا آسان ہے مگر اس پر عمل بہت مشکل ہے حافظ صاحب فرمانے لگے کوئی نبوی طریقہ مشکل نہیں وہ آدمی کہنے لگا آپ کا کیا عمل ہے تو استاد محترم نے فوراً' قمیص اٹھائی اور بغلیں دیکھائیں کہ یہ دیکھو میں بغلوں کے بال اکھاڑتا ہوں

ریاض الجنہ فیروز والہ روڈ پر استاد محترم نے دورہ تفسیر پڑھایا۔ استاد صاحب ؒ تین سے چار گھنٹے ایک ہی طریق پر بیٹھے پڑھاتے اور جب بھی پیشاب وغیرہ کیلئے اٹھتے تو وضو کے بعد دو رکعت پڑھے بغیر نہ بیٹھتے اور فرماتے یہ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ دو رکعت پڑھے بغیر نہ بیٹھو ہم نے عرض کیا کہ آپ پہلے تشریف لائے تھے اس وقت دو رکعت پڑھ لی تھیں فرمایا کہ اب مجلس ختم ہو گئی ہے میں دوبارہ آیا ہوں اب دو رکعت بھی دوبارہ ادا کروں گا کسی نے پوچھا کیا تحیۃ المسجد ضروری ہے تو فرمانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اور فرمان ہے اور فرمان رسول وجوب کیلئے ہوتا ہے الا یہ کہ کوئی قرینہ صارفہ موجود ہو۔ پھر وجوب نہ ہوگا مستحب ہوگا مگر اس جگہ کوئی قرینہ نہیں کہ آپ ﷺ مسجد میں بغیر دو رکعت پڑھے بیٹھے ہوں

استاد محترم نور پوریؒ

استاد محترم نہایت سادہ مگر صاف ستھرا لباس' درمیانہ قد' بارعب چہرہ' سفید داڑھی سنت کے مطابق مکمل بغیر قینچی لگائے سر پر زلفیں اور سفید و سرخ یا خالص سفید رومال شملہ گدی کی طرف' پنڈلی تک ٹخنوں سے اونچی شلوار اکثر کرتے یا قمیص معمول تھا۔ کبھی سیدھے کھڑے ہو کر جوتا پہنتے نہ کھانا کھاتے۔

کسی بھی عقیدت مند کو جوتا پکڑنے نہ دیتے' ہر کسی کو چاہے اجنبی ہو' پہلی ملاقات ہو تو بھی انتہائی خندہ پیشانی' خوش دلی سے ملتے اور حال احوال معلوم کرتے' گھر جانے والے کی مہمان نوازی کرنا انتہاء درجہ کا معمول تھا استاد محترم کی آنکھ کا آپریشن تھا ڈاکٹر نے دھوپ میں جانے سے منع کیا اس کے

باوجود بیمار آدمی کی بیمار پرسی کرتے اور نماز جنازہ میں شرکت کرتے۔

بلڈ پریشر' انجیو پلاسٹی' ہارٹ' وغیرہ جیسی تکالیف کے باوجود' سوموار' جمعرات اور جب سے جامعہ محمدیہ میں خطبہ دینا شروع کیا تب سے جمعہ کا بھی نیز ہر ماہ کے روزے یعنی ایام بیض 13-14 اور 15 کے بلا امتیاز سردی اور گرمی کے ان کے علاوہ جن روزوں کا ذکر اور فضیلت حدیث میں آئی ہے مثلاً محرم الحرام کے تقریباً مکمل شعبان کے نصف سے زائد ذوالحجہ کے 9 روزے اور شوال کے 6 روزے رکھا کرتے۔

ایک دفعہ میں نے عرض کیا استاد جی آپ کی طبیعت بہت خراب رہتی ہے بار بار دوائی کھانے کا مسئلہ ہے اگر دوائی نہ کھائیں تو تکلیف بڑھ جاتی ہے' آپ روزہ نہ رکھا کریں فرماتے ہیں' کیا اچھا نہیں کہ موت روزہ کی حالت میں آ جائے یہ تو آ کر ہی رہے گی' اس نے کونسا چھوڑ دینا ہے تو ہم روزہ کیوں چھوڑیں۔

سانحہ ارتحال

23 ربیع الاول 1433ھ بمطابق 15 فروری 2012ء بدھ کے روز بعد نماز مغرب استاد محترم فتویٰ وراثت تحریر فرمارہے تھے کہ اچانک بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا فوراً صادق صدیق ہسپتال گوجرانوالہ میں دل کا خدشہ سمجھتے ہوئے لیجایا گیا انہوں نے چیک اپ کے بعد کہا کہ دل کا مسئلہ نہیں' وہاں سے لاہور شیخ زید ہاسپٹل میں داخل کروایا راستہ میں استاد محترم اپنے ورثاء سے کہہ رہے تھے کہ مجھے نماز ادا کرنا ہے مجھے چھوڑو کہاں لیجار ہے ہو الغرض وہاں 2-3 دن ہوش میں رہے غالباً ہفتہ کے روز آپؒ پر بے ہوشی چھا گئی مسلسل حافظ عبدالوحید ساجد صاحب سے رابطہ رہتا۔

اپنی کمر کی شدید تکلیف کے باعث وہاں فوراً حاضر نہ ہوسکا۔ البتہ 23 فروری بروز جمعرات کو اپنی تکلیف سے کچھ افاقہ ہوا تو شیخ محترم کی حالت دیکھنے اور ملنے حاضر ہوا۔ تب استاد محترم بے ہوشی کے عالم میں تھے۔ کچھ کھا سکتے تھے نہ پی سکتے تھے۔ 13 فروری سے 25 فروری تک تقریباً 11 دن بھوکے اور پیاسے رہے آخر 26 فروری بروز اتوار 2012ء الموافق 3 ربیع الثانی 1433ھ کو یہ چمکتا دمکتا علم کا سورج' سحری کے وقت غروب ہوگیا' استاد محترم کی کل عمر 71 سال شمسی اور 73 سال قمری اعتبار سے بنتی ہے۔

نماز جنازہ

جامعہ محمدیہ اہلحدیث جی ٹی روڈ گجرانوالہ کے سامنے والی جناح پارک میں استاد محترم نور پوری رحمتہ اللہ علیہ کا نماز جنازہ ادا کیا گیا جس میں ملک کے دور دراز علاقوں سے تشریف لانے والے عقیدت مند نماز جنازہ میں شریک ہو کر اپنی خوش قسمتی سمجھتے تھے کہ ہم بھی حافظ صاحبؒ کے جنازہ میں حاضر ہیں' علماء ومشائخ کے تاثرات تھے کہ ولی کامل استاد محترم حضرت نور پوریؒ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اپنے علم و عمل کی بنا پر جنتی ہیں۔ ماشاء اللہ شیخ واستاد محترمؒ کے جنازہ میں بڑے بڑے محدثین ومفسرین' شیوخ الحدیث' اولیاء اللہ اور صحیح العقیدہ علماء کثیر تعداد میں شریک تھے۔

مرکز ابن عباسؓ اس کے بیسمنٹ اور چھت پر سینکڑوں خواتین نے حضرت استاد نور پوریؒ کی نماز جنازہ ادا کی پارک کے اردگرد تمام مکانات پر کثیر تعداد میں خواتین کا ہجوم تھا جو کہ استاد صاحبؒ کے جنازہ کا منظر دیکھ رہی تھیں۔ استاد محترم حافظ نور پوریؒ کی نماز جنازہ ان کے دیرینہ دوست مولانا حافظ عبدالسلام بھٹوی حفظہ اللہ تعالیٰ نے بڑے سوز اور رقت آمیز انداز ولہجہ میں پڑھائی جس سے تمام حضرات وحاضرین کی آنکھیں اشکبار تھیں۔

بعض علماء وخطباء اور عوام الناس پارک میں جگہ نہ ملنے کی وجہ سے نماز جنازہ میں شرکت نہ کر سکے انہوں نے بعد میں دوسرا جنازہ پڑھایا جس میں بھی کافی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی' نماز جنازہ سے فارغ ہو کر استاد محترم نور پوریؒ کے آخری دیدار کیلئے ہزاروں لوگوں کے ہجوم سے ہوتا ہوا آپؒ کی چارپائی تک پہنچا تو شیخ مرحوم کا چہرہ دیکھا تو آنکھیں اشکبار ہو کر ہچکی بندھ گئی تو شیخ مرحوم کا چہرہ ویسے ہی معلوم ہوا جیسا کہ آپ نیند فرما رہے ہیں استاد محترم سچے ولی اللہ تھے اسی لیے اللہ کہتا ہے۔ (من کان للہ کان اللہ لہ) استاد محترم دنیا سے قناعت پسند اور اللہ سے دوستی رکھتے تھے۔

استاد محترم نور پوریؒ کو آپ کے علاقہ سرفراز کالونی کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ تدفین کے بعد خطیب ابن خطیب مولانا حافظ اسعد محمود سلفی حفظہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی جس میں انتہائی سوز اور معصومانہ انداز تھا استاد محترم کی قبر پر دعا کیلئے بھی کافی تعداد میں لوگ موجود تھے معلوم ہو رہا تھا جیسا کہ یہاں بھی نماز جنازہ ہو گا۔

ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ رب العالمین نے استاد محترم کو ضرور جنتی نعمتوں سے نوازا ہو گا اور آپ کی قبر کو جنت کا غنچہ بنایا ہو گا' اللہ تعالیٰ شیخ مرحوم کی دینی کاوش کی وجہ سے ان کی مغفرت فرمائے اور ان کی قبر میں باب الجنۃ کھولے اور پرسکون فراش عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین